147727 ـ غیر مدخولہ بیوی کو ہدیہ دینے کی صورت میں مدخولہ بیوی کو بھی ہدینا دینا لازم ہوگا ؟

سوال

میں شادی شدہ ہوں اور میرے چار بچے بھی ہیں، میں نے دوسرا عقد نکاح کیا اور بیوی کو مہر بھی ادا کر دیا ہے، لیکن دوسری بیوی نے مجھے یہ مہر رخصتی تك کے لیے واپس دے دیا تا کہ کہیں اس سے خرچ نہ ہو جائے.
پھر میں اپنے شہر سے چار سو کلو میٹر دوسرے شہر منتقل ہوگیا کہ وہاں سے واپس آ کر رخصتی کر لوں گا، لیکن اب دو برس ہو چکے ہیں اور میں دوسرے شہر منتقل نہیں ہو سکا، لیکن جب بھی اپنے آبائی شہر جاتا ہوں تو دوسری بیوی سے ملتا اور اس سے لطف اندوز بھی ہوتا ہوں، لیکن وہ ابھی تك کنواری ہی ہے،
اب میں اپنی پہلی بیوی اور بچوں کے سالانہ اخراجات کرتا ہوں، اور میری دوسری بیوی اس طرح ہے کہ وہ ابھی بھی میکے میں رہتی ہے، میں بعض اوقات یعنی عید وغیرہ کے تہوار پر کچھ خرچ بھیج دیتا ہوں، برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ میرے اس عمل کا حکم کیا ہے ؟
آیا اگر میں نے پہلی بیوی کو کچھ دیا تو مجھے دوسری بیوی کو بھی دینا ہوگا، یا پھر جب میں دوسری بیوی کو کچھ دیتا ہوں تو پہلی بیوی کو بھی دینا ہوگا، حالانکہ پہلی بیوی پر سارا سال خرچ کرتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر کوئی شخص کسی عورت سے عقد نکاح کر لیتا ہے اور رخصتی خاوند کی وجہ سے نہیں ہوتی، بلکہ بیوی رخصتی کے لیے بالکل تیار ہے اور کسی بھی وقت دخول کے لیے تیار رہتی اور اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کر دیتی ہے تو جمہور علماء کے ہاں اس کا خرچ خاوند کے ذمہ واجب ہوگا، چاہے وہ اپنے میکے میں والدین کے پاس ہی رہ رہی ہو.

موسوعۃ الفقھیۃ میں بیوی کا خاوند پر نان و نفقہ واجب ہونے کا سبب اور علماء کرام کا اس سبب میں اختلاف بیان کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ:

" دوسرا قول:

جمہور فقہاء مالکیہ اور حنابلہ کے قول کے مطابق اور ابو یوسف کی ایك روایتا ور امام شافعی کے جدید قول کے مطابق بیوی کا خاوند پر نان و نفقہ اسی صورت میں واجب ہوگا جب عقد صحیح کے بعد بیوی اپنا آپ خاوند کے سپرد

كر دے "

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (41 / 35 ـ 37).

اور زاد المستقنع ميں حجاوى كا كہنا ہے:

" جو شخص بيوى حاصل كر ليتا ہے، يا پھر بيوى اپنا آپ خاوند كے سپرد كر دے اور اس طرح كى بيوى سے وطئ كى جا سكتى ہو تو اس كا نان و نفقہ خاوند پر واجب ہوگا " انتہى

ديكھيں: زاد المستقنع (203).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ اس كى شرح ميں لكھتے ہيں:

" يعنى بيوى كہے: رخصتى اور دخول ميں كوئى مانع نہيں، ليكن خاوند كہے كہ ميں ابھى اسے نہيں چاہتا، ايك ماہ تو ميرے امتحانات ہيں، ميں ايك ماہ كے بعد لےجاؤنگا، تو اس ماہ كا نان و نفقہ خاوند پر واجب ہوگا، كيونكہ خاوند اپنى طرف سے استمتاع نہيں كر رہا بيوى تو بالكل تيار ہے " انتہى

ديكھيں: الشرح الممتع (13 / 487).

اس ليے اگر آپ دونوں نے كسى معين مدت تك رخصتى نہ كرنے پر اتفاق كيا ہے، اور مدت گزرنے كے بعد رخصتى ہو گى، اور اس مدت كے بعد آپ كى ملازمت كى بنا پر آپ رخصتى نہيں كر سكے تو جب يہ مدت ختم ہوئى اس كے بعد آپ پر اس كا نان و نفقہ واجب ہوگا.

اس ليے آپ كى جانب سے يہ ہديہ اور تحفہ جات كو واجب نان و نفقہ ميں شمار كيا جائيگا، اور باقى مانندہ نفقہ اس كى جانب سے ساقط كر ديا گيا ہے.

پھر يہ ہديہ اور تحفہ وغيرہ تو لوگوں كى عادت ميں شامل ہے، اور لوگ اسے جانتے ہيں، اور اس پر عمل بھى ہوتا ہے، اس ليے خاوند اپنى پہلى بيوى پر ظالم شمار نہيں ہوگا، يا يہ نہيں سمجھا جائيگا كہ وہ دوسرى بيوى كو افضل قرار ديتا ہے.

ليكن خاوند كو اس طرح كے ہديہ اور تحفہ جات ميں مبالغہ آرائى سے كام نہيں لينا چاہيے، تا كہ پہلى بيوى اس سے غيرت نہ كھا جائے، بلكہ اتنا ہى ہديہ تو تحفہ ہو جو لوگوں كى عادت ہے.

مزيد فائدہ اور تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (103885) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

والله اعلم .